81139-چار ماہ دس دن بیوہ کی عدت رکھی جانے میں حکمت کیا ہے ؟

سوال

اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو شریعت نے اس کی عدت چار ماہ دس دن رکھی ہے، بیوہ کی اتنی لمبی عدت رکھے جانے میں کیا حکمت ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ و تعالی یا رسول کریم صلی اللہ علیہ کے حکم کی حکمت معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں :

پہلا طریقہ :

وہ حکمت کتاب و سنت کی نص میں سے ثابت ہو جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور ہم نے وہ قبلہ جس پر آپ تھے مقرر نہیں کیا تھا مگر اس لیے کہ ہم معلوم کر لیں کہ کون اس رسول کی پیروی کرتا ہے اس سے (جدا کر کے) جو اپنی دونوں ایڑیوں پر پھر جاتا ہے}. البقرۃ(143).

اور ایک مقام پر اللہ تبارک و تعالی کا فرمان ہے :

.{ایسے رسول جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے، تاکہ لوگوں کے پاس رسولوں کے (آ جانے کے) بعد اللہ پر کوئی حجت نہ رہ جائے، اور اللہ تعالی ہمیشہ سے سب پر غالب کمال حکمت والا ہے}. النساء(165).

اور جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"چنانچہ تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ موت یاد دلاتی ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر(976).

اس طرح کی اور بھی بہت ساری نصوص ہیں جن میں حکمت کا بیان ہوا ہے.

دوسرا طریقہ :

علماء کرام استنباط اور اجتہاد کے ذریعہ کسی حکمت کو بیان کریں، لیکن ان کی بیان کردہ غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی ہو سکتی ہے، اور بعض اوقات تو اکثر لوگوں پر حکمت مخفی ہی رہتی ہے.

لیکن مومن شخص سے مطلوب یہی ہے کہ وہ ہر حالت میں اللہ سبحانہ و تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہو اور یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ سبحانہ و تعالی بہت ہی حکمت والا ہے، اور اس حکم میں اس کی حکمت تامہ اور حجت بالغہ پائی جاتی ہے چاہے کسی کو سمجھ آئے یا نہ آئے، اللہ سبحانہ و تعالی جو چاہے کرتا ہے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں؛ لیکن مخلوق سے پوچھا جائیگا.

دوم :

اللہ سبحانہ و تعالی نے بیوہ عورت کو چار ماہ دس دن عدت گزارنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں، جب وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے ساتھ معروف طریقہ سے کریں، جو تم کرتے ہو اللہ تعالی اس سے پوری طرح باخبر ہے}.البقرۃ (234).

اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالی نے اس عدت کوئی صریح حکمت بیان نہیں فرمائی، چنانچہ اہل علم نے شرعی قواعد کے مناسب اور نسب اور عفت و عصمت اور عزت کے امور کا خیال کرتے ہوئے حکمت کا استنباط کیا ہے.

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں :

"سعید بن مسیب اور ابوالعالیہ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ : بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن رکھنے میں حکمت یہ ہے کہ حمل کے بارہ میں معلوم ہو جائے کہ آیا کہیں حمل تو نہیں، جب یہ عرصہ انتظار کیا جائیگا تو اس سے حمل کے متعلق علم ہو جائیگا کہ حمل ہے یا نہیں.

جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کی صحیحین وغیرہ کی درج ذیل روایت میں بیان ہوا ہے :

"یقینا تمہاری خلقت کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس یوم تک نطفہ رکھا جاتا ہے، اور پھر وہ اتنے ہی ایام میں ایک لوتھڑا بن جاتا ہے پھر اتنے ہی ایام میں گوشت کا ٹکڑا بن جاتا ہے، پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے"

تو یہ چالیس ایام تین بار ہوں تو چار ماہ بنتے ہیں، اور اس کے بعد دس دن اور احتیاط کے ہیں کیونکہ بعض اوقات کوئی مہینہ کم ہوتا ہے، اور پھر اس میں حرکت اور روح پھونکے جانے کے لیے یہ ایام رکھے گئے ہیں" واللہ تعالی اعلم.

سعید بن عروبہ قتادہ رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ یہ دس دن کے متعلق کیا ہے ؟

ان کا جواب تھا : اس میں روح پھونکی جاتی ہے.

اور الربیع بن انس رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوالعالیہ سے عرض کیا :

چار ماہ کے ساتھ یہ دس دن کیوں رکھے گئے ؟

ان کا جواب تھا : اس لیے کہ ان ایام میں اس بچہ میں روح پھونکی جاتی ہے"

دونوں کو ابن جریر نے روایت کیا ہے" انتہی

امام شوکانی رحمہ اللہ فتح القدیر میں لکھتے ہیں :

" بیوہ کی عدت اتنی مقدار میں رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ غالبا بچہ تین ماہ میں حرکت کرنے لگتا ہے ، اور بچی چار ماہ کی حرکت کرنے لگتی ہے ، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس پر دس دن اور زائد اس لیے کیے کہ بعض اوقات بچہ کمزور ہوتا ہے اور کچھ ایام حرکت میں بھی تاخیر ہو سکتی ہے لیکن اس عرصہ سے زائد تاخیر نہیں ہوتی" انتہی

مزید آپ زاد المسیر ابن الجوزی (275/1) اور اعلام الموقعین (52/2) کا بھی مطالعہ کریں.

یہاں ایک چیز پر متنبہ رہنا چاہیے کہ کسی استنباط کردہ حکمت کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی شرعی حکم سے باہر نکلنا جائز نہیں.

اس لیے کسی کو بھی یہ کہنے کا حق نہیں کہ جب عدت میں حکمت حمل کا ہونا یا نہ ہونا معلوم کرنا ہے تو پھر اس وقت جدید میڈیکل آلات کے ذریعہ حمل ابتدائی ایام میں ہی معلوم کیا جا سکتا ہے تو اس لیے عورت کے لیے اتنا عرصہ عدت گزارنے کی کوئی ضرورت نہیں.

ایسا کوئی شخص نہیں کہہ سکتا، کیونکہ مذکورہ حکمت تو علماء کرام نے استنباط اور اجتھاد کے ذریعہ معلوم کی ہے ، اور یہ غلط بھی ہو سکتی ہے اور یا پھر حکمت کا ایک جزء ہو سکتا ہے مکمل حکمت نہیں.

اس لیے قطعی حکم جس پر سب متفق بھی ہیں کو کسی استنباط کردہ حکمت کی بنا پر ترک کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ حکمت غلط بھی ہو سکتی ہے.

واللہ اعلم.